٣٥٨

رد فریاد

دفتر وقف منصبیہ میرٹھ
۶۵۲
نسائی

بعونہٖ تعالیٰ

ایک ذی لیاقت تعلیم یافتہ خاتون کی تصنیف

عورتوں کی فریاد کا جواب

ردِّ فریاد

معروف بہ

دلِ ناشاد

جسمیں عورتوں کے اعتراض کی تردید کیگئی ہے اور اونکی ناحق کی فریاد کو رد کرکے بخوبی ثابت کیا ہے کہ عورتین فی الحقیقت غلطی پر ہین زمانے کے مطابق روزانہ میان بیوی کے معاملات کا اچھا اور سچا فوٹو ہے

از تصنیف
منشی منور شاہ خان صاحب غافلؔ رامپوری کمپونڈر ریاست گوالیار
مصنف نئی روشنی کا شعلہ و آئینہ زرنگار وغیرہ

تجارتی پریس میرٹھ میں منشی بشیر الدین پرنٹر نے چھاپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دردِ دل دردِ جگر دردِ نہان کی لذّت
آج ہم سے سنو ہم سب کا بیان کرتے ہین

تمھین تقصیر اوس بت کی کہہ ہی میری خطا لگتی	مسلمانون ذرا انصاف سے کہو خدا لگتی

زمانے مین جہان اور خراب لُن وادبار کے تیر چہو نکے چل رہے ہین وہان باہمی میان بیوی کے روزانہ جھگڑون کا بھی طوفان زورون پر ہے۔

مرد عورتون کی خطا ثابت کرتے ہین اور عورتین مردون پر الزام تھوپتی ہین۔ یہہ فیصلہ کیونکر ہو؟ بُنیا د اصل مین اس جھگڑے کی یہہ ہے کہ مردون نے عورتون کی تہذیبی کشتی تباہ ہوتی دیکھکر ناخدائی کی یعنی اون کو تعلیم پر لگایا اور غیرت دلانیکی غرض سے اون کے عیب تقریری یا تحریری طریق سے انپر روشن کردئیے۔ اس ہمدردی و سلوک کو عورتون نے غصہ کی نظر سے دیکھا اور شور مچایا کہ مرد ہمارے دشمن ہین۔

قاعدہ ہے کہ جب کسی کی تعلیم یا اصلاح منظور ہوتی ہے تو اتالیق کو پہلے ایسے ڈھنگ اختیار کرنیکی ضرورت پڑتی ہے جن سے لالچ۔ غیرت۔ دباؤ کے آثار نمودار ہوتے ہون۔

لالچ یہ دکھایا گیا کہ تم قابل بنوگی۔ مردون کی آنکھون مین حقیر نہوگی۔ اگر تم تعلیم یافتہ ہوجاؤگی تو

تمہاری اولاد تعلیم یافتہ و شایستہ بن جائیگی۔

غیرت اس طرح برد لائی گئی کہ خواہ مخواہ عورتون مین مستعدی آگئی اور جو بات کرنا منظور تھی اوس کے حاصل کرنے پر آمادہ ہو گئین۔

دباؤ سے مُراد یہہ تھی کہ اپنی نارضامندی دکھائی۔ اُف! اس نارضامندی نے وہ حشر بپا کیا کہ دُنیا بھر کے الزام مردون کے سر لگائے گئے۔ حالانکہ یہہ تینون امور مردون کی نیک نیتی پر مبنی تھے جو اپنی پیاری عورتون کے واسطے اختیار کئے تھے۔ جنکو عورتون نے اپنے حق مین مُضر و صورت ذلت کی سمجھکر یکبارگی شروع کی۔ افسوس! ع اولٹی شکایتین مرا احسان تو گیا۔

نادانون نے یہ نہ سمجھا کہ اگر مردون کو عورتون کی ذلت منظور ہوتی تو اون کے خود حامی و طرفدار بنکر نہ کھڑے ہوتے۔ اگر مرد تمہارے بدخواہ ہوتے تو آج ایک تعلیم یافتہ عورت بھی دُنیا کے پردے پر نہ پائی جاتی۔

اسلام سے قبل لڑکیان مارڈالی جاتی تھین۔ عورتون کو وراثت سے کسی طرح کا حق نہ پہونچتا تھا اسلام نے عورتون کے حق مقرر کئے۔ اون کی جان کی پوری حفاظت کی۔ یہ کون تھے؟ مرد تھے جنہون نے عورتون کی حمایت پر کمر باندھی۔ اپنے گروہ کی بُرائیان و سختیان برداشت کین مگر بات حق کر چھوڑی۔

یہی طرح اس وقت بھی ہر اوہام پرست عورتون کی تعلیم کے مخالف ہین۔ لیکن مردین کا اپنی دُھن مین لگے ہوئے ہین۔ عورتون کی تعلیم و تہذیب آموزی کے طریقے بدستور جاری ہین۔

تعصب کی عینک اوتار کر دیکھو۔ ایک یا دو صدی پہلے ہندوستان مین کتنی عورتین تعلیم یافتہ تھین؟۔ ایک نہین۔ اب کتنی عورتین یہان تعلیم یافتہ ہین؟۔ ہزارون۔ یہ کسکا طفیل ہے؟۔ مردون کا اور کوئی دن مین دیکھہ لینا کہ انہی مرد دشمنون کی بدولت عورتین کیا کچھہ تھین اور کیا کچھہ بن جائینگی؟ اور عجب نہین کہ جلد وہ زمانہ آجاوے کہ مرد انہی تین طریقون پر عمل کرتے کرتے عورتون کو اپنی مرضی کا بنالین اور ہر جگہہ تعلیم یافتہ عورتین مثل مردون کے پائی جانے لگین۔

تعجب ہے کہ مردون کی اسقدر دلسوزی پر بھی عورتین بدگمانی سے خالی پائی نہین جاتین یہہ مثال سچی ہے کہ انسان جب کسی سے محبت رکھتا ہے اوس مین تمام خوبیان جمع کرنے کی نیت رکھتا ہے۔ اور

مجموعۂ خوبی بنانیکی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح میرے محبوب مین سب خوبیان آجاوین - گو خود برا ہے مگر دلبر کی بھلائی کا خواہان ہے -

زندہ نظیر مان باپ کی محبت کی دیکھہ لو - خود کسی افعال مین مبتلا ہون مگر اولاد کو نیک بنانیکے ساعی ہین - یہ کیون ؟ - محبت کا تقاضا ہے - اسی طرح تہوڑی دیر کو فرض کرو بقول عورتون کے کہ مرد ہمہ تن برائیون کی کان ہین - تو وہ اپنی ذات کے واسطے ہین - تمہارے واسطے تو وہ بہتری اور فلاح چاہتے ہین - پھر تم کیون اینٹھ کر ماش کا آٹا ہوئی جاتی ہو ؟ - اگر مرد عورت پر سختی اس نیت سے کرتا ہے کہ یہ درست ہو جاوے - نیک چلن بنے - کہین اُٹھتا بھی آوارہ نہو - تو کچھہ بیجا نہین کرتا - بلکہ یہہ سختی موجب حسنات اور مفید مطلب ہے -

یہ دلیل دُنیوی تہی - اب حکم الٰہی سُنو - اگر عورت کہنا نمانے سمجھاؤ - پھر نہ مانے پاس جانا ترک کرد - پھر نہ مانے مارو -

اگر عورت مرد کی مرضی کے خلاف ہوئی اور اوسنے مارا - کیا ظلم کیا ؟ - عورت بدچلن ہے - اوسکو سختی سے روکا کیا برائی کی - اسپر مردون کی شکایتین عورتون کو کرنا محض ہمجنس کی حمایت ہے - اور یہ فضول شکایت کسی طرح قابل پذیرائی نہین - نہ یہان اور نہ وہان -

۲ یہ خوب مزے کی بات ہے کہ عورتین اپنی زبان سے یہ اقرار کرتی جاتی ہین کہ ہم محکوم ہین مرد ہمارے حاکم ہین - واہ کیا حاکم محکومی کا برتاؤ ہے ! - مرد نے جیسا کہا ویسا سُنا - گویا گنبد کی آواز ہے - بھلا حاکم و محکوم اس طریق پر عملدرآمد کر کے باہم رہ سکتے ہین ؟ - لوٹ کر جواب دینے پر ماتحت فوراً نکالدیا جاویگا یا سزادی جاویگی - عورتین مردون کے مقابلہ مین غصہ ظاہر کرتی ہین - بلکہ تحمل والے مرد ایک دفعہ کو غصہ پی جاتے ہین مگر یہہ ناسمجھہ عورتین اپنا طیش فرو نہین کرتین - کیا یہہ حاکم محکومی کے اقرار کا ثبوت ہے - ؟

بعض گہرون مین تو اگر کسی مرد نے کسی عورت کو مارا - گویا گھر مین حشر بپا کر لیا - عورت نے اولاد کو الگ اوٹھا کر پھینک دیا - خود بھی پچھاڑین کھائین - تمام محلہ کو رونا سُنایا - مرد کا ظلم جتایا - میان کو صدہا کوسنے دینے شروع کیئے - اوس کے اور اپنے والدین کو ہزارون گالیان سُنائین صاف الفاظ مین میان کے روبرو چلا چلا کر سُنانے لگی - حرامی بوڑھے کو ایسی بیوی کہان میسر تھی سو مرتبہ ہاتھ جوڑے - ہمری دہلیز کے سجدے کئے تو بن آئی ہوتا - اس کی صورت تہی کہ حرامی کو تجھے ملتے - یہہ میری بدولت تہی کہ تجھے کھلانا

نصیب ہوگئے - کلموا زمانے مین جوتیان چٹخاتا پہرتا تہا میرے مان باپ کے صدقے مین نوکری لگئی ورنہ پہرتے گہاس کہودتے - گہر پا جالی لئے - اگر فلان کا پیشاب سچا ہو تو ابہی مجہے طلاق دیدے - مین ایسے کی صورت پر جہاڑو بہی نہ مارون - غرض ایک ایک زبان مین ہزار ہزار گالیان اور سو سو طعنے

اللہ اکبر! یہ مرد کا ہی ظرف و جگر ہے کہ خون کے سے گہونٹ پی کر رہجاتا ہے - ؎

مان لب پہ لا کہہ لاکہہ سخن اضطراب مین | ہان ایک خامشی ترے سب کے جواب مین

واہ! کیا خوب حاکم بنانے کا نباہ و مستحکم اقرار ہے -

ادا سے جہک کے ملتے ہو نگہہ سے قتل کرتے ہو | ستم ایجاد ہو ناوک لگاتے ہو کمان ہو کر

۳ یہ جو اعتراض ہے کہ مرد جو چاہین کہین ماریں پیٹین مگر عورت خاموش بیٹہی رہے کچہہ ہاتہہ پاؤن نہ ہلائے یہہ سراسر ظلم و نا انصافی ہے) - یہہ اعتراض حکم خدا کے سامنے کچہہ وقعت نہین رکہتا - مرد حاکم بنائے گئے ہین عورتین محکوم ٹہیرائی گئی ہین - مرد عورتون کو نافرمانی پر مار سکتا ہے - عورتون کو مردون پر ہاتہہ اوٹہانے کا بہی حکم نہین ہے - عورتون کی نارضامندی مرد کے حق مین چندان مضر نہین - البتہ مرد کی نارضامندی عورت کے حق مین دوزخ ٹہکانا کرے گی یہہ انصاف کیا ہوا خدا کا ہے کسی مرد کا نہین - خدا سے شکایت کرنا زیبا ہے - غریب مردون پر کس واسطے دانت پیستی ہو - خداوند کریم نے جیسا مناسب سمجہا ہر ایک کے حق مین فیصلہ ناطق کردیا - ؎

قسمت کیا ہر چیز کو قسام ازل نے | جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا | غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

یہان چون و چرا کی گنجایش نہین - (ع) سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے -

جو فیصلہ طے ہو چکا اوس کو صبر کے ساتہہ برداشت کرنا چاہیئے - اب غل شور مچانا لاحاصل ہے

۴ عورتون کی فریاد مین ایک بہت بڑا الزام مردون کے ذمہ یہہ لگایا ہے کہ فیصدی عورت ایک بدچلن ہے - اور فیصدی مرد ۹۹ حرامکار ہین - مگر لطف یہہ ہے کہ بلا ثبوت یکطرفہ ڈگری ہے - بہلا کیونکر یہہ دعوی مانا جاوے - بلکہ اس دعوے کے جواب مین اتنا کہنا ہی کافی ہوگا - ؎

سحر ہوتے وہ اپنا چاک دامن لیکے بیٹہی مین | رفو کرنے کو تار دامن مریم نکلتا ہے

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ اگر بدچلن عورت میسر نہ آئے تو مرد بدچلن ہو ہی نہین سکتا -

تھوڑی دیر کو فرض کرلو کہ تمام ناکارہ عورتوں نے یکدل ہو کر بدکاری سے قدم ہٹالیا اب صرف منکوحہ ہی عورتین ایسی رہین جن کے پاس مرد جا سکتے ہین - اگر اس قسم کا عورتون مین ایکا ہے تو مردون کے پھسلانے بہکانے - دام پھیلانے کی تدبیرین سب بیکار جائینگی - عورتون کا دو ٹکڑے جواب تلوار کا کام دیگا کسی مرد کی ہمت نہ ہوگی کہ عیاشی کی طرف رُخ کرے - حرامکاری کی ترقی بوجہ زیادہ بدکار عورتون کے ہے - بازار مین دیکھو کون فرقہ بالاخانون پر دام تزویر پھیلانے کو بناؤ سنگار کئے کرسی نشین ہے؟ - اگر بازار مین کوئی مٹھائی دستیاب نہو تو کون چٹورا بن سکتا ہے - جہان ایک دونا کھایا مُنہہ کو چاٹ لگی اور چاٹ پڑ گئے - غرض ۵ ٹکہون مین ساری آگ لگائی ہوئی ہے -

یہہ تردید تو اُس قول کی ہے کہ "فیصدی ایک عورت بدکار ہے"۔ اب رہا یہہ اعتراض کہ "اگر سب عورتین پارسا بھی بن جائین تو مرد اور دیگر طریقے بدکاری کے نکالین گے"۔ "کچھ عورتون کی ذات ان کے واسطے محدود نہین"۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ جس طرح مرد دیگر طریقے بدکاری کے نکالین گے تو عورتین بھی اپنا مطلب نکالنے کے بہت سے وسیلے و ذریعے تلاش کرلینگی - کچھ مرد کی ذات اون کے واسطے بھی محدود نہین - غرض دونون فرقے ہر معاملات مین مدمقابل ہین - یہ کہنا بالکل فضول ہے کہ مردون کی تعداد بدچلنی مین افزون تر ہے -

یہ بھی کچھ سمجھ مین آیا کہ یہہ عورتین بدچلن کیون ہین؟ اور علانیہ بازارون مین کیون بیٹھی ہین؟ - میان کا ڈر نہین - ننگ و ناموس کی پروا نہین خوف خدا نہین -

جن عورتون کو خوف خدا - شوہر کا دباؤ ہے چار دیواری مین گھری بیٹھی ہین اس خوف و دباؤ کے ہی باعث آج آبرو قایم ہے - ورنہ جیسے اور آوارہ عورتین شبہہ کی نظر سے دیکھی جاتی ہین تمیز بھی الزام لغیر آئے نرہتا -

جن مردون نے عورتون پر بھروسہ و اطمینان کیا اور اون کی طرف سے غفلت کی دونون برباد و خراب ہوئے مرد کی مجال نہین کہ بغیر بلائے کسی غیر عورت کے گھر مین قدم رکھہ سکے - یہی بلاتی ہین - یہی بدچلنی کی شیدائی ہین -

جن رشتہ دارون سے پردہ شرعاً جایز ہے - اگر مرد عورتون کے رشتہ دارون سے پردہ کراتے ہین تو عورتین نالہ و فریاد کرتی ہین کہ ہمارے رشتہ دارون سے نہین ملنے دیتے - اور در پردہ مطلب

کچھہ اور ہے ۔ ؎ پہرنے والی ہے نگاہ میری طرف سے سوئے غیر ٭ تیوریان کہہ رہی ہین آنکھہ بدلنے کے لئے ۔

عورتون کی مکاری سے مرد خوب خبردار ہو گئے ہین ۔ ان کی مکاری کی تصدیق کلام الٰہی مین موجود ہے ۔

اس مین ذرا شک نہین کہ بغیر عورت کی مرضی کے ممکن نہین کوئی مرد ہاتہہ لگا سکے ۔ پیشتر عورت کی للچائی نظر پڑتی ہے ۔

اگر عورت اپنی بہار حُسن دکہانے کو تاکا جہانکی کرے اور مرد کی نظر دلفریب صورت پر پڑجائے تو یہی کہا جائیگا کہ باعث اس آگ لگانیکی عورت ہے ۔ بقولیکہ ؎

عشق اول در دل معشوق پیدا میشود ٭ تا نہ سوزد شمع کے پروانہ شیدا میشود

حُسن دکہانے کے بعد عورت کی مرضی کی ضرورت ہوئی ۔ اگر مرد مرضی پائیگا تو گھر مین جائیگا ورنہ اپنا سر کھائے گا ۔

اب اس سوال کا جواب باقی رہا کہ "مرد بدچلن ہوتے ہین ان پر عورت سختی و تشدد نہین کر سکتی مگر عورت کی بدچلنی پر ناک چوٹی کاٹنے پر آمادہ رہتے ہین" یہ ایک موٹی بات ہے چند طرح لکھی جا چکی ہے مگر چونکہ عورتون کی فریاد مین بھی بار بار اسی قسم کے اعتراض کئے گئے ہین لہذا اوسی رنگ اعتراضات کی تردید کا کرکے جواب دینا پڑا کہ بیشک بجہت داد مردون کا یہی شیوہ ہے کہ عورت کی بدچلنی پر کافی سزا دین ۔ اگر مرد بدچلنی کے خیال سے عورتون پر اس قسم کا دباؤ ڈالے ہوئے ہین تو نفرین کے قابل نہین بلکہ لائق تحسین ہین ۔ کیونکہ ایک تو خوف دلا کر عورت کو افعال بد سے باز رکہا ۔ دوسرے اپنا فرض منصبی جو اسے حکومت کا عطا ہوا ہے ادا کیا ۔ اس کام پر خدا بہی خوش ہوگا اور بروز جزا اس کی نیک جزا ملیگی ۔ ورنہ مرد غافل ہوکر عورت کو آوارہ کر دیگا ۔ یا اپنا فرض منصبی پورے طور پر ادا نکرکے عورت سے نماز روزے کی تاکید نکریگا تو قیامت کو گرفتار عذاب ہوگا ۔ مردون سے دریافت ہوگا کہ تمنے اپنے متعلقین کی کس طرح حفاظت و نگرانی کی اور کیا کیا نیک راستہ بتایا ہے ؟ ۔ اگر اس مین مرد کا قصور ہوگا تو سزا طیار ہے ۔ اس ہی کے ڈر کی وجہ سے مرد اپنی زندہ کو برائیون سے بری رکہنے کی غرض سے قید و سختی برتتے ہین جسکو عورتین ظلم ظلم کہہ کے پکارتی ہین ۔

عورتون سے ہرگز یہہ باز پرس نہوگی کہ تمہارا شوہر کس قماش کا تہا؟ (خواہ وہ کیسا ہی بدکار کیون نہ ہو) - عورت سے صرف پہلے حشر مین یہی سوال ہوگا کہ تو نے اپنے شوہر کو راضی رکہا - اگر وہ کہیگی کہ ہان راضی رکہا - اور یہہ کہنا عورت کا دراصل سچا ہوا تو خیر - ورنہ رسّی ہوگی اور عورتون کی گردن دوزخ ہوگی اور عورتون کا بدن - وہان یہہ عذر نہ سُنا جائیگا کہ میرا مرد بدچلن تہا - جواری تہا - شرابی تہا - اسوجہ سے راضی نرکہا - مرد کے افعال کا اثر عورت کے منصب پر کچہہ نہین ہوتا - کیونکہ عورت تابعدار ہمیشہ مجبور ہے آقا سے - البتہ عورتین اپنے بُرے شوہرون سے کراہیت کرنیکی مجاز ہین نہ کہ باز پرس و روک تہام کی - یہہ خیال خام ہے کہ ہم بہی مثل مردون کے مجاز روک تہام کی رکہین اور مردون کے ناجایز افعال پر تنبیہہ کرین -

"عورتون کی فریاد" کی مصنفہ علاوہ اور خوبیون کے مرد کے مقابلہ مین پارسائی کا بھی دعوی کرتے ہوئے عورتون کا پارٹ لیتی ہین وہ تحریر کرتی ہین کہ عورتین خوف خدا کرتی ہین حکم خدا و رسول سر و آنکہون سے بجالاتی ہین -

"مرد علم پر عمل نہین کرتے - خدا سے ڈرتے نہین جو دل مین آتا ہے کرتے ہین"

اس حجت بلا دلیل پر غور کرنا کہان تک ٹہیک ہے گویا اپنے مُنہہ میان مٹہو بنا ہے - ذرا خیال کرو جس جگہ - جس شہر - جس گہر مین جانچ کروگے مرد روزہ دار - نماز گذار - ایماندار بہ نسبت عورتون کے تعداد مین زیادہ پائے جائینگے - عورتین فی صدی دس نمازی ملینگی تو مرد فیصدی پچاس ملینگے - کسی چہوٹے سے قصبے مین جہان صرف ایک مسجد ہو وہان شمار کرو - بلا مبالغہ اوس جگہ نام کو ایک یا دو عورت نمازی ہونگی - لیکن مرد بیس پچیس سے کم نمازی نہونگے کیا عورتون پر نماز فرض نہین ہے؟ - یا گہر کے کاروبار کا حیلہ قابل قبولیت ہے؟ - لامحالہ کہوگی شیطان کی پہٹکار ہے - خوف خدا نہین - پہر کس مُنہہ سے دعوی ہے کہ عورتین خوف خدا کرتی ہین حکم خدا و رسول سر و آنکہون سے بجالاتی ہین - کیا یہی معنی خوف خدا کے ہین؟

اگر شیطان کی پہٹکار نہین ہے اور خدا کا خوف عورتون کے دلون مین ہے تو نماز نہ پڑہنے کا کوئی معقول عذر پیش کرین -

کیا خاک پیش کرینگی - تمام اسباب اپنی عاقبت خراب کرنیکے مہیا کر رہی ہین -

جن مالدار عورتون پر زکوٰۃ فرض ہے زکوٰۃ نہین دیتین۔ روزہ فرض ہے تکلیف یا نزاکت کی وجہ سے روزہ نہین رکھتین۔ پھر کہتی ہین ہمین خدا کا خوف ہے ؎

سچ بولنا محال ہے جھوٹون کے عہد مین | سولی چڑھائین گے جو کہون گا خدا لگی

جب تم کو فرض خدا مین اسقدر تساہل و غفلت ہے تو پھر مردون کے حکمون کی تعمیل کیسی ہے؟ جو خدا سے نہ ڈرے وہ انسان سے کیا ڈریگا جو چاہے گا اختیار کریگا۔

(٦) مرد بیوفا۔ بدشعار۔ مطلبی۔ خود غرضے۔ ظالم۔ سنگدل وغیرہ وغیرہ کہے گئے۔ اور عورتون کو باوفا۔ مظلوم۔ مسکین۔ صابر کے خطابات عطا ہون۔ کس حجت و ثبوت کیسا تہہ۔ اگر عورتون کی مسکینی کی نسبت ہم بہی اسی طرح یہہ شعر پڑہ دین تو بیجا نہ ہوگا ؎

گربۂ مسکین اگر پر داشتے | تخم کنجشک از جہان برداشتے

ہمارا تجربہ و خیال جہان تک ہے تو مردون پر یہہ الزامات لگائے گئے تو اس بنا پر لگائی ہین بیوفائی دوسری بیوی کرنے سے۔ بدشعاری خودمختار ہین۔ مطلبی انکا کہنا مانا۔ خود غرضے اپنا مطلب بناکے الگ ہوگئے۔ ظالم ان پر سختی کرتے ہین۔ ان کو اپنی مرضی کے موافق بناتے ہین سنگدل ان کی بدچلنی و کہنا نہ سننے پر مارتے ہین۔ اس واسطے کہے گئے۔ اگر مرد عورتون کو آزادی دے دین اور ان کے معاملات مین بازپرس نہ کرین تو ان خطابون مین سے ایک خطاب بھی اون کو نہ دیا جاوے۔ اور جو مرد عورتون کی مرضی کے موافق آزادی دیئے ہوئے ہین وہ بہت نیک آدمیون مین شمار ہین اور نہایت اچھے ہین۔ اور اگر برعکس اس کے کسی مرد نے عورتون کے معاملات مین روک ٹوک کی تو اوس مرد سے برا دنیا مین کوئی شخص نہین ہے۔ فوراً عورتین میان سے برگشتہ ہو جاتی ہین۔ ہزارون عیب شوہرون مین لگا دیئے جاتے ہین۔ یہہ ساری مکاری مطلب براری کی ہے ؎ نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنون سے تو غالب؟ ترے بیمہر کہنے سے وہ تجھپر مہربان کیون ہو۔

(۷) یہہ ایک خاص قصہ کی طرف مصنفہ نے رخ کرکے تحریر کیا ہے "کہ مرد باہر تو گلچھرے اڑاتے ہین اور گھر مین آتے ہی سیتی سوار ہو جاتی ہے۔ بیوی کی طرف مخاطب بھی نہین ہوتے۔ منہہ لپیٹا اور آنکھین بند کین۔ گویا ملک عدم کا راستہ لیا۔ اب غریب بیوی آواز بھی دیتی ہے

تو جواب ندارد - کچھ سانس ہوئی تو آواز آئے - بیچاری آنسو بہا کر قسمت کو صبر کر کے بےچینی کے ساتھ کروٹین بدلا کرتی ہے - جس طرح یہہ عورتون کا گلہ خاص مردون سے منسوب ہے اسی طرح اس کا جواب بھی خاص عورتون سے متعلق ہے -

اکثر مردون کو کہتے سُنا ہے کہ کیا بتائین کچھ کہا نہین جاتا - جو وقت باہر گذر جاتا ہے غنیمت گذر جاتا ہے - گھر مین گھُسے اور بیوی کو دیکھا تو گویا کڑک مرغی کی طرح پھولی بیٹھی ہین - آتے ہی تو تو مین مین شروع ہو گئی - پیچھا چھُڑانا دشوار ہو گیا - اگر مارتے ہین تو اور دُند مچتا ہے اگر لگا دیتے ہین تو بدنامی کی نشانی ہے - کیا کرین مجبوراً سکوت اختیار کرنا پڑتا ہے - اور بدبنوجہ مُنہہ لپیٹ کر اپنی کروٹ سو جاتے ہین - پھر بھی عورت گھنٹون جادو پڑہنے کی طرح بڑبڑایا کرتی ہی مگر غریب مرد سب سُنتا ہے لیکن جواب نہین دیتا - سمجھتا ہے کہ اگر جواب دیا اور رات بھر چرچا چلا اس واسطے - (ع) جواب جاہلان باشد خموشی - کا صیغہ گردانتے ہوئے سو جاتے ہین -

دویم - مرد ہر چند اپنی بیوی سے پیار محبت کا برتاؤ کرنا چاہتا ہے مگر بیوی ہے کہ گھبراتی ہی ہٹو بھی سجے ایسے چوچلے خوش نہین آتے - رات ہوئی میان نے بلایا - کوئی حیلہ کر دیا - دوسرے دن بھی یہی نوبت آئی - انجام کہدیا کہ ہم کو ایسی باتین پسند نہین آتین صبح کون نہائے اُدہر نہانا - ادہر بالون کا سکھانا جی کا جنجال ہے - گھر کا کام کرین یا نہائین یا بچون کو سنبھالین غرض مہینون اور چھماہیون باہم اسی قسم کے جھگڑے درپیش رہتے ہین - بمصداق اس شعر کے بعض جگہہ تو یہہ روزانہ حال ہے -

پھر وہی حیلہ ہو جو عذر کل آ نہین تھا ⁂ آج ہے سر مین درد ہی جو درد کل شانہ مین تھا

اگر کسی مرد نے زیادہ زور دیا - بس صبح تک جب تک غسل نہ ہوا تو زبان نہ بند کی - روز کی جھک جھک کے سبب سے مردون نے ضبط کی عادت ڈالی - اون کا کہنا ہے - اگر ہمنے زبردستی بھی کی تو کیا فائدہ - آخر بے لطفی بکری نے دودھ دیا مینگنون بھرا - کس کام کا - اس سے یہی اچھا ہے اس سودائی کے پاس نجاؤ - اور اپنی اوقات نہ گھٹاؤ - کیا یہہ مرد کے واسطے بُرا ماننے کی بات نہین ہے - مرد تو عورت کے پاس بڑی آرزو سے گیا - اور اوسنے بے اعتنائی برت کر واپس کر دیا - جب مرد واپس پلٹ کر آیا ہوگا تو عورت کے مزاج و تواضع سے بڑا خوش

ہوا ہوگا - صبح جو وہ فرمایش کریگی ضرور پوری کریگا - عورت نے رات کو اوس کا کہنا نمانا - مرد نے صبح کسی بات کا حیلہ ڈھونڈ کر سر نکالی - عورت نے رات کو مرد کا وقار گھٹایا - دن مین مرد نے ہر طرح کے عیب نکالکر عورت کی آبرو ذلیل کی - تم نے اوسے خوش نہ کیا - اوس نے تمہاری خوشی خاک مین ملادی - غرض ؎

سو رہے پھیر کے مُنہہ اُسنے جو پہلو بدلا | ہم بھی بدلے جو مزاجِ بُتِ بدخو بدلا

عورتون کو اس دوسری شکایت کا یقین نہ آیگا مُسکرا کر کہین گی کہ یہہ طوفان عورتون پر دل سے جوڑا ہے - بھلا کوئی عورت ایسی ہوگی کہ جو میہان کے بُلانے پر انکار کرے - یا شوہر بیوی کے پاس جاوے تو واپس لوٹا دیوے - اسکا ثبوت بجز اسکے کیا ہوسکتا ہے کہ بعض مردون کا دل جانتا ہے - یا دس بیس مردون سے تحقیقات کی جاوے - کاش عورتون کی فریادی مصنفہ آزاد ہوتین تو یقین دلانے کو شکایتی اشخاص پیش کرتا - مگر ہر طرح مجبوری ہے - کوئی عام ثبوت نہین ہے جو مان لیا جاوے - بلکہ بعض بعض مرد بھی تعجب وحیرت کی نظر سے اس واقعہ کی طرف دیکھین گے لیکن چونکہ اعتراض خاص تھا - اسواسطے تردید بھی خاص ہے - تعجب وحیرت کا مقام نہین -

اس شکایت خاص کے علاوہ اور بھی بہت سی شکایات مردون کو عورتون سے ہین - اور یہہ شکایت خاصکر بدطینتی عورتون کی وجہ سے مردون کو پیش آئین - یہہ عورتین اپنی مرضی مقدم سمجھکر مرد کے کہنے کی ذرا تعمیل نہین کرتین جسکے باعث اکثر میان بیوی مین نفاق کی صورت پیدا ہوجاتی ہے بلکہ یہہ طریقہ روزانہ عورتون کی خصائل وعادات سے ہے - گو ہر گھر مین نہین لیکن زیادہ گھرون مین اسی قسم کے قصے پائے جاتے ہین - کچھہ نظیراً میان بیوی کے روزانہ برتاؤ کے حالات تحریر کرتا ہون - ذرا چشم انصاف سے ملاحظہ ہون -

(۱) مرد نے ٹوکا کہ فلان کام ابھی تک نہین کیا گیا - یا فلان چیز ابتر پڑی ہے تم نے کیون ٹھکانے سے نہین رکھی - بجاے اس کے کہ شرمندہ ہوکر خاموش ہو جاہین - جواب دیا جاتا ہے - کچھہ مین بیکار بیٹھی تھی - فلان فلان کام کئے - راتدن تو گھر کے دھندے مین جُتی رہتی ہون پھر بھی میان کہنے کو موقع تاکتے رہتے ہین کہ فلان کام نہین ہوا - وہ چیز خراب - یہہ کام ابتر پڑا ہے - کوئی جان مار کر کھدے گر مردون کی خاطر مین کوئی کام نہین آتا - اصل بات یہہ ہے (خوے بدرا بہانہ ہا بسیار

(۲) مرد کی خواہش ہے کہ نمک مرچ ہانڈی مین کم پڑا کرے - عورت کا اعتراض ہے کہ ہم سے تو سیٹھی پھیکی ترکاری کھائی نہین جاتی - آخر اپنی مرضی کے موافق ہانڈی پکائی اور اپنی منشا پوری کی -
(یہہ ضد نہین تو کیا ہے ؟)

(۳) اگر مرد نے بغیر دریافت یا صلاح لیئے عورت کے کسیکو مدعو کیا - عورت جلکر خاک ہو گئی بولی مجھہ سے تو ذرا دریافت کر لیا ہوتا - مجھے گھر کے کامون سے ہی فرصت نہین ہے - گھر کا کھانا پکانا ہی خدا جانے کس طرح کر لیتی ہون - اوسپر میان نے دوستون کی دعوت کی ہے - گھر مین گذر کرنے کو روپیہ تک نہین اور میان کو شیخی دکھانیکی سوجھی ہے - یہہ وہی مثل ہے کہ "باہر میان ہفت ہزاری - اندر بیوی فھر کی ماری"-

افسوس! عورت نے یہہ نہ سمجھا کہ مرد کا کوئی خاص ملاقاتی آیا ہوگا جسکے باعث عسرت مین اُسکو کھانا کھلانا بہتر سمجھا - عورت کو اپنی بڑبڑ کرنے سے کام (دخل در معقولات ان کی عادت ہے)

(۴) مرد نے جہان اپنی تنخواہ سے کچھہ رقم مان - باپ - بہائی - بھتیجے کو بھیجی - بس عورت کے جلکر کوئلے ہو گئے - آنکھین سرخ کر لین - گلے کی رگین پُھلالین - گویا اُسکے مال جائداد سے یہہ رقم مرد کے رشتہ دارون کو دی جاتی ہے - گو ظاہر اُمنہہ توڑ کر نہ کہے مگر سو پہلو سے در سا دیتی ہے کہ گھر مین گذر کس طرح ہو - سَو خرچے لگے ہوئے ہین - ایک خاص رقم تم اپنے والدین کو بھیجدیتے ہو - کیا کچھہ وہ تمہارے محتاج ہین ؟ مگر ایک زبردستی کا بار اپنے ذمہ لے لیا ہے - جب گھر سے پس انداز ہوتا اوس وقت دیکھا جاتا -

(۵) مرد نے عورت کو کپڑا لاکر دیا اوسنے ناپسند کیا اور کہا خراب ہے - علاوہ اسکے ململ بھی موٹی ہے - اسکو پہیر دو - مین تو اس کپڑے کی کوئی چیز نہ بناؤن گی - مرد ہر چند کہتا ہے کہ بیوی باریک ململ مین جسم کی بے پردگی ہوتی ہے - شریف گھر کی عورتین ایسے باریک کپڑون کو ناپسند کرتی ہین - مگر عورت وہی مرغے کی ایک ٹانگ کہے جاتی ہے - مجھے تو موٹا کپڑا پسند نہین آتا - اسے تو تم پہیر آؤ - تم بھی عجب آدمی ہو کہ اپنی بیوی کو عمدہ کپڑا پہننا ناپسند نہین کرتے - فلان فلان گھرون مین دیکھو اون کی بیویان کیسے باریک ٹکون کے دوپٹے اوڑھتی ہین - ہم تو باریک ململ ہی پسند کرتے ہین بات یہہ ہے کہ نہ تم کو خود نفیس کپڑے پہننے کا شوق ہے اور نہ بیوی کو پہنائیگا - دوسرے یہہ بھی بابت ہے کہ تم کو کپڑا لینے کا امتیاز بھی نہین - ہمیشہ ردی کپڑا خرید لاتے ہو - غرض رسم و

زیبایش دکھانے کی دلدادہ ہین) -

(٦) کسی گھر مین بیاہ شادی کی تقریب ہوئی - عورتون کی رسم ورواج کا شور ہوا - مرد ہرچند مانع ہے سب طرح سمجھا رہا ہے کہ دیکھو یہ سب رسمین حرام ہین اور یہہ گانا بجانا - ڈھول وغیرہ قطعی ممنوعات سے ہین - مگر عورتین ایک نہین سنتین - کہتی ہین بڑے مولوی بنے ہو - تمہارے بزرگون نے تو اس رسم کو رواج دیا ہے اب تم اسکو میٹنے کو چلے ہو - اگر مرد ذرا تیز مزاج اور عورت تابعدار نہین ہے تو اوسنے جوابدیا کہ جو ہم کہتے ہین اوس کی تعمیل کرو - زیادہ بحث سے غرض نہین - بس گھر مین ڈھول ہرگز نہ بجے گا - جب عورت نے دیکھا کہ میان مزاج کا ٹیڑھا ہے اوسنے سامنے گانا بجانا نہ کیا - جہان ذرا اوسنے پشت پھیری اور وہی شیطانی طریقے پر عمل ہونے لگا (واہ کیا خوب حکم برداری شوہر کی گئی اور کیا کچھہ خوف خدا مانا گیا)

(٧) مرد نے حکم دے رکھا ہو کہ بغیر میری اجازت کے کسی کے گھر نجانا - مرد دو چار دن کو کہین گیا اور عورت نے خفیہ طور پر ڈولی منگائی یارات کو چادر اوڑہی اور اپنی منہہ بولی بہن یا کسی قرابت والے کے گھر جا پہونچی - یہہ تو حال عورت کی سسرال کا ہے - اب ذرا میکے کی کیفیت سن لو - اب کسکا ڈر ہے - خود مختار ہین یہان مرد بھی موجود نہین ہے جس رشتہ دار کے سامنے دل چاہا ہو گئین اور جس گھر مین میل پیدا کرنا چاہا ہل آئین - مرد کے فرشتون کو بھی خبر نہین (سبحان اللہ کیا خوب معاملات شوہرون کی رضامندی کے ہوتے ہین)

(٨) عورت کا کوئی رشتہ دار بہن یا بھائی آیا بڑی خاطر تواضع کی گئی - اگر مرد کا کوئی قرابت والا اس طرف آنکلا تیوری چڑھالی - ہونٹون ہین کہنے لگین کمبخت روز گھسے رہتے ہین - کھاتے کتنا ہین آٹا تھوپ تھوپ کے مری جاتی ہون - عورت کا رشتہ دار مہینون رہے تو ناگوار نہین گذرتا مگر مرد کے بھائی بند کا ایک ہفتہ رہنا بھی جورو کے دل پر شاق گذرتا ہے (یہہ انصاف پسندی نکھی ہے) اور روزمرہ کا فضیحتہ اس رشک کے سامنے کم ہے - ع

بارہا دیکھی ہین اُن کی رنجشین | پر کچھ اب کے سرگرانی اَور ہے

یہہ تو روزمرہ کے عورت کے برتاؤ اور عادات کا ذکر ہوا - ذرا ابتدا کی طرف دیکھو اور اپنی شادی کا ہونا یاد کرو کہ جس وقت دولہا دولھن کے گھر مین بلایا جاتا ہے اوس وقت کیا کچھہ ٹوٹکے اور ٹونے

لگائے جاتے ہین - کوئی جوتی چھپوا جاتی ہے - کوئی کلاوے سے باندہ جاتی ہے - کسی نے دولہہ میان کی زبان سے بات نکلی اور قفل ڈالدیا - مطلب ان تینون باتون کا یہہ ہے کہ جوتیان جوروکی کہائے حکم کا پابند رہے - بیوی کے سامنے بات نکرے -

بلکہ بعض جگہ تو چکی پسوائی جاتی ہے - سل پر مصالحہ پسوایا جاتا ہے - پائجامے مین انگوٹھے سے کمربند ڈلوایا جاتا ہے - دلہن کو گودی مین اٹھوایا جاتا ہے - غرض کہان تک بیان کیا جاوے تمام اسی طرح دیگر سے وڈہونگ دہتورے عورتین جمع ہوکر مرد کے ساتہہ کرتی ہین - کیا یہ جہوٹ و بہتان ہے ؟ - آخران بیہودہ رسومات سے کیا مطلب ہے ؟

مطلب کیا ہے - اس خرافات وخراب حرکات کرنے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ میان بیوی کا دائم غلام بنا رہے - آجکل مرد ایسے کہان ہین جو عورتین کے خلاف ہون - اسپر بھی صبر نکرکے مُستزاد تعویذ گنڈے کراتی ہین - صرف ان تعویذ گنڈون سے مقصد یہہ نہین ہے کہ میان ہماری طرف رجوع ہوجاوے بلکہ مدعا یہہ ہے کہ ہمارا مُطیع رہے -

اونٹ کی نکیل کے مثال جس طرح چاہین اوٹھائین بٹھائین - یہہ جو عذر داری ہے کہ ہمارے تعویذ گنڈے کرانے سے غرض یہہ ہے کہ ہمارا شوہر غیر عورت کی طرف نظر نہ کرے - یہہ محض دام تزویر ہے اور نادانون کو سمجھانا ہے -

اسکے علاوہ غور کے ساتہہ اس طرف نظر کرنا - جب شادی ہوئی اور بیوی صاحبہ کا ہنر قدم گھر مین آیا - آتے ہی والدین سے شفیق اور بہائی سے رفیق سے جدا کردیا - سچ ہے ؎

یہہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم تہا | ہوئے تم دوست جسکے دشمن اسکا آسمان کیون ہو

آجتک تو لڑکا والدین اپنے بہائی بند کے شریک حال ہم پیالہ ہم نوالہ تہا - اب دفعتہً یہہ کیا اسرار ہوا کہ باہم رنجشین پیدا ہوگئین - خورونوش کا سامان الگ الگ ہوگیا - ایک گھر کے دو گھر ہوگئے - یہہ سارا فساد کیا ہوا انہین ذات شریف بیوی صاحبہ کا ہے -

شادی سے قبل کیا خوب والدین سے میل محبت کے ساتہہ گذر ہوتی تہی - اب وہ کوسون بات نہین - اس سے معلوم ہوا کہ عورتین کسی کی تابعدار بنکر رہنا گوارا نہین کرتین - آزاد اور خود حکمران ہونا چاہتی ہین اور یہہ ذرا مشکل کام ہے اس واسطے تعویذ گنڈون کے وسیلہ سے کاربرآری

کی جاتی ہے۔ مطلب سعدی دیگر است کا بالکل مضمون ہے۔

(۹) مصنفہ اپنی بہنون کی حمایت لیتے ہوئے خاص راقم الحروف کی طرف اشارہ کرکے لکھتی ہین کہ مرد بڑے بدمزاج ہوتے ہین۔ روزانہ کھانے پکانے پر عورتون کے معترض رہتے ہین کہ یہہ سالن اچھا نہین ہے۔ یہہ ترکاری خوب نہین پکی۔ روٹی کچی ہے۔ گوشت گلا نہین۔ گھی مصالحہ کا بھی ناس مارا۔

افسوس مرد کے حق بات کہنے پر بھی بُرا مانا گیا۔ کسیقدر انصاف سے کام لو۔ اگر مرد نے درحقیقت بیجا اعتراض کیئے تو کیا بیجا کیئے؟۔ کیا جو بُرا بھلا کھانا پکا کر بیوی رکھدے اوس کو سکوت کے ساتھ کھا لے؟۔ ہرگز نہین!۔ وہ مجاز رکھتا ہے کہ کھانا خوش ذائقہ پکانیکی تاکید کرے۔ جب مرد کے دام کھانے مین لگتے ہین تو کیون ناپامزہ کھانیکی نسبت رکہے۔ یہ زبردستی تو دیکھیئے کہ مُنہہ سے جائز شکوہ بھی نہ کرو ؎

شکوہ کے نام سے بیمہر خفا ہوتا ہے | یہہ بھی مت کہہ کہ جو کہیئے تو گِلا ہوتا ہے

عام گھرون مین کچھہ دستور چلگیا ہے کہ جہان مرد نے کھانے پر نام رکھا۔ اور بیوی نے جھٹ گلا دبانے کو مثال پیش کی۔ فلان فلان گھر مین مرد خاموش بیٹھکر کھانا کھا لیتے ہین۔ جو بیوی نے بُری بھلی چیز سامنے رکھدی میان نے چُپ بیٹھکر کہا لی۔ ایک تم ہو کہ ہزار پیچ لگاتے ہو۔

مُنصفو[۱]! ذرا انصاف کرو کہ ایک روز ہو۔ دو روز ہو کہان تک بدمزہ ترکاری کہا ئیے۔ اگر نمک پھیکا ہے مضائقہ نہین اوپر سے ڈال لیا جائیگا۔ مگر زہر نمک کا کیا علاج ہو۔ گوشت پکایا پسندہ مچھلیان پکائین جھچھیندی۔ دال پکائی بجکھائی۔ دال الگ پانی الگ۔ سبز ترکاری بھونی جلا کر تلخ کردی۔ یا پنچھٹی کرکے رکھدی۔ میٹھے چانول پکائے یا تو آدہی کنی باقی ہے یا بالکل بہا دیئے کھیر دیکھو۔ دودھ الگ چانول الگ۔ شبرات کا حلوا پکایا۔ لیئی کردی۔ بڑی سلیقہ مندی سے عید کی زعفرانی سوئیان پکائین زرد رنگ اتنا ڈالا کہ مُنہہ پر رکھنے کے قابل نہین۔

یا یار آلہ! کہان تک صبر کرین۔ کیا ہمارے دام ضایع نہین جاتے۔ اگر کہین تو لڑائی موجود ہے یا جواب بالاحالہ دیا جاتا ہے ہمین جیسا آتا ہے پکا دیا۔ خود اپنے ہاتھہ سے پکا لیا کرو۔ یہہ تو اس طرح

[۱] یہہ تذکرہ مجملاً عورتون مع معترضہ صاحبہ کے متعلق ہے۔

کی مثال ہے کہ کسی شخص کے پاس سواری ہے مگر وہ شخص کسی وجہہ سے پیدل چلتا ہے لیکن گھوڑے کو برا بہلا بھی کہتا جاتا ہے۔ اگر کوئی معترض سوال کرے کہ گھوڑے کی موجودگی مین پیدل کیون چلتے ہو۔ سوار کیون نہین ہو لیتے۔ مفت گھوڑے کو برا بہلا کہتے ہو۔ تو گھوڑے کا واقف کار آہ سرد بہر کر یہی جواب دیگا کہ صاحب تم گھوڑے کے عیبون سے نہین واقف ہو کیا خاک سوار ہون۔ مین سوار ہوا۔ یہہ الف آیا۔ یا زمین پر بٹیھگیا۔ اس کی عادت ہی ایسی ہی۔ مجبور ہوکر پیدل چلنا اختیار کیا ہے۔ اور برا بہلا یون کہتا ہون کہ اچھے کمبخت بدرکاب گھوڑے سے پالا پڑا ہے کہ سائیس بنکر ساتہہ چلتا ہون۔ جب معترض جواب معقول سن لیگا تو فوراً کہدیگا کہ ہان میان تمہارا پیدل چلنا اور گھوڑے کو نام رکھنا ذرا بیجا نہین۔ مگر اس گھوڑے کو علیحدہ کیون نہین کردیتے؟۔ تو را کب رو کر یہہ جواب دے کہ صاحب تمہارا یہ کہنا ٹہیک ہے لیکن آپ کو یہہ خبر نہین کہ مین اس گھوڑے پر بالگیر ہون۔ میرے اختیار مین کیا ہے۔ گھوڑا کیسا بھی بدذات ہو مگر اوس کی خدمت مجھپر واجب ہے۔ تو پہر کیا اعتراض باقی رہیگا۔

آج کل مردون کی بعینہٖ یہی مثال ہے۔ عورتون کو علاوہ کسی اور سلیقہ کے کہانا پکانا تو آتا نہین۔ یا تو مرد خود اپنے ہاتہہ سے کہانے پکانے کا اہتمام کرتے ہین یا روکھی پھیکی روٹی سمجھکر پیٹ بہر لیتے ہین۔ یا عورت کو برا بھلا کہکر دامون کو روتے ہین۔ عورت کو علیحدہ یون نہین کر سکتے کہ بالگیر ہین۔ مہر اتنا ہے کہ ادا ہونا دشوار ہے۔

یہہ تو اپنے گھر کے کھانے پکانے پر ردّ و بدل تہا۔ اگر اتفاق سے کسی غیر کے گھر کی ترکاری سامنے آگئی اور اوس کی تعریف کی۔ بس منہہ سوج گیا۔ جلکر خاک ہوگئین۔ بلکہ بعض گھر کی عورتین تو اس طرح تعریف کرنے پر جواب دیتی ہین کہ ہان جس کے گھر کی یہہ چیز مزیدار ہے وہ عورت بھی تو ذائقہ دار ہے۔ ایسی ہی ڈہونڈکر عورت کی ہوتی۔ کیون جھک مار کر ہم سے شادی کی۔ مرد ہے کہ مسکرا کر چپ ہو جاتا ہے۔ غرض دوسری جگہ کی ترکاری کی تعریف کرنا بھی بدتمیز عورتون کے نزدیک اون کی ہجو ہے۔

(۱۰) جن عورتون کو جہان کا عیش میسر ہے۔ کوئی کام گھر کا نہین کرتین اون کی بھی سنو تو شکایتون سے بہری بیٹھی ہین۔ اور شکایت و ناراضگی کس بات پر ہے۔ بہر اکہنا نہین مانتے

دو دو بیویاں رکھتے ہیں۔" ذرا دل میں تو شرماؤ تمہارا کہنا کیا خاک ماہیں بڑی خوش سلیقہ ہو بڑی لیاقت دار ہو

اگر تو جو بات مصدر میان بیوی سے ناراض رہتا ہے اور اوس کو نظروں سے گرائے ہوئے ہے تو کچھ بیجا و گرفت کی بات نہیں ہے۔ انصاف تو یہ چاہتا ہے کہ جو مرد عورت کی مرضی کے خلاف ہو اوس کو دور کردے۔ اگر مرد اپنی شرافت یا کسی وجہ سے دور نہیں کرسکتا تو کیا مرد اسپر بھی مجبور کیا جاوے کہ عورت کو فہمایش ہی نکرے۔ حیف ہے ایسی حمایت بیجا لینے والی عورتوں پر!

انسان جب کسی چیز سے تنگ آجاتا ہے تو خواہ وہ کیسی ہی خوشنما و پیاری چیز ہو مگر علیحدہ کردیتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ انسان کے دانت کیسے کام کی اور ضروری چیز ہیں۔ مگر جب وہ تکلیف دینے لگتے ہیں تو اون کا اوکھڑوا دینا بہتر و باعث آرام سمجھا جاتا ہے۔ رہیہ تو عورت ہے اپنے دانت آرام دینے والے اعضا کے ساتھ یہ بیدردی کی جاتی ہے۔

(١٠) مصنف کا اعتراض ہے کہ "مرد بڑے بے انصاف اور بیوفا ہوتے ہیں۔ عورتوں کو چھوڑ پردیس چلے جاتے ہیں اور برسوں نام تک نہیں لیتے۔ اگر کچھ خرچ وغیرہ بھیجدیتے ہیں تو برائے نام گویا زکوۃ سمجھکر بھیجدیتے ہیں۔"

جس شخص کی طرف خطاب ہے اوسی کا مقولہ بجنسہ نقل کرتا ہوں اگر کوئی شخص ردی پکتا ہوا دست پناہ ناقص اسکے پاس موجود ہو تو اوس سے ... لینا بیکار سمجھا جائیگا۔ کیونکہ جس مطلب کے لئے دست پناہ خریدا گیا ہے اوس کام کی اوس میں صلاحیت ہی نہیں ہے۔ ایسے دست پناہ سے بجز چنگاریاں اوڑوانے کے کیا سود ہے؟

اس مثال سے نتیجہ یہ ہے کہ مرد جو پردیس میں اپنی زوجہ کو چھوڑکر چلے جاتے ہیں اور نام تک نہیں لیتے اوس کا باعث یہی ہے کہ عورت کے رہتے بھی اون کو تکلیف رہتی ہے سعدی نے کیا خوب کہا ہے سے

زن بد در سرائے مرد نکو ☆ ہم درین عالم است دوزخ او

جب شوہر کسی عورت سے ناراض ہے تو وہ اس کو ملانا یا اوسکو کچھ بھیجتا کیسا؟ اگر وہ اپنی بیگی کی پرواہ نکرکے خدا کے خوف سے بقول معترض کے بطور زکوۃ کے بیوی کو کچھ بھیجدیتا ہے تو بڑا احسان کرتا ہے۔ یہ جائے شکرگذاری ہے نہ جائے عیب داری۔

یہ سوال کوئی عورت سے نہیں کرتا کہ تمنے ایسی عادت کیوں اختیار کی کہ تمہارا شوہر تم سے ناراض رہے

اگر جواب مین یہہ کہا جائے کہ میان کی خفگی بلا سبب ہے - یہہ قابل تسلیم نہین - کوئی وجہ ضرور ہے

۵ بیخودی بے سبب نہین غالب ٭ کچھہ تو ہے جس کی پردہ داری ہے -

اگر کسو کھلایا نہین جاتا - بال بچون کا بار اوٹھایا نہین جاتا - اسوجہ سے کنارہ کشی و صدہا جھگڑے لگائے جاتے ہین - تو اس کا جواب یہہ ہے - اگر وہ عورت کے خرچ سے گھبراتا تو دوسری شادی کرنے کی فکر مین نہ پھرتا - یا دوسری شادی نہ کرتا - اگر تم مین قابلیت و سلیقہ مندی ہوتی تو مرد تمہارا ہی محبت کا دم بھرتا - عیاش ہرگز نہ ہوتا - تمنے خود مرد کو دل برداشتہ کر کے آوارہ کر دیا اور یا نہون سے کھودیا - کہا مرد کا ان باتون مین صرفہ نہین ہے - سراسر نقصان و صرفہ ہے - اصل بات یہہ ہے کہ کسی صورت سے اپنے الزام کی مردون پر تہمت لگائین اور اپنا عیب چھپائین - بھلا جو عورت مرد کی ہروقت رضاجو - ہر لحظہ حکم بردار - ہر گھڑی خیرخواہ - ہر دم تابع فرمان ہے اوس سے مرد کسواسطے ناراض رہیگا - اگر مرد نے کسی کام کو کہا - اوس کا جواب ملایمت اچھا - خواہ اوس کام کو دیر کر کے کیا مگر کردیا - مرد راضی رہیگا - اور اگر تم نے جواب دیا ہم سے اس وقت یہہ کام نہین ہوسکتا بس اتنے مین ہی دل مین میل آگیا - تیز مزاج مرد نے درشتی کی - نرم مزاج مرد دل پر جبر کر کے ٹال گیا ہر مرد کا مزاج یکسان نہین ہوتا - اگر کسی عورت سے کوئی کام بگڑا اور مرد نے تیز ہو کر دریافت کیا کہ یہہ کام کیسے بگڑا؟ - اگر عورت لگاڑ نہین چاہتی اور اپنے شوہر کو اپنا حاکم سمجھتی ہے تو نرمی سے کہدیگی قصور ہوا - یا فلان کام بھول گئی معاف کرو - تو اب مرد کا سر نہین پھرا ہے کہ عاجزی کرنے والی عورت کو ضرب بینت کی سزا دے -

(مصنفہ نے ضرب بینت کو خاص طرز پر لکھا ہے اسواسطے جواب بھی خاص سمجھا جاوے) اور اگر عورت نے کرختی سے جواب دیا کہ کیا ہوا زمانے سے چیز بگڑتی ہے تم سے بھی تو فلان فلان چیز ٹوٹ گئی یا بگڑ گئی - بس یہہ اُلٹا جواب سنتے ہی مرد کا مزاج تند ہو جائیگا اور فوراً ضرب بینت کا نام لیگا ایک تو چیز بگاڑی - دوسرے تڑخکر بولین - تیسرے مرد پر الزام لگائے - اگر مرد عورت سے جیسا کہے اور ویسا ہی کرے تو تمام عمر لڑائی کی نوبت نہ آئے -

عورت کو نرم مزاج بننے کی زیادہ ضرورت ہے - جواب کیواسطے زبان صاف رکھنا شامت

۵ راقم الحروف اس سے نسبت کیا گیا ہے ۱۲

کی نشانی ہے۔ بقول غالب ؎ بات پر وان زبان کٹتی ہے ❊ وہ کہین اور سنا کرے کوئی۔

ہم عورتون کو نیک صلاح یہہ دینگے کہ اگر اُن کو مردون کے ساتھہ گذر کرنا منظور ہے تو زبان کو قابو مین رکہین۔ اور مردون کی باتون کا سختی سے جواب دین۔ اور اگر مردون سے نباہ کرنا منظور نہین ہے تو مختار ہین جیسا کرینگی ویسا بہرینگی۔ سمجھہ لین لڑائی کا پیش خیمہ ہر وقت طیار ہے۔

(۱۱) یہہ مصنفہ کی غلطی ہے کہ پیغمبر آخر الزمان کی نظیر پیش کی کہ کوئی روایت سے ایسا ثابت نہین کہ عورتون کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکدر خاطر ہوئے ہون (اس دلیل سے عدم وقفیت مصنفہ کی ثابت ہے۔ معلوم ہوتا ہے مذہبی کتابین دیکھی نہین)۔

صحیح روایت ہے کہ آنحضرتؐ باوجود حلم و منصف مزاجی و عدل کے ۲۹ روز عہد کرکے اپنی نیک عورتون سے کنارہ کش ہو کر اوپر حجرہ مین گوشہ نشین رہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور خدمت مبارک مین نہایت منت سے التجا کی تو آپ نے انجام مین ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ روز کا بھی ہوتا ہے۔ مین نے عہد کیا تہا کہ ایک ماہ تک ان عورتون کے پاس نہ جاؤنگا۔

یہ روایت ہے عورتون کی زیادتی کی کہ ایسا پیغمبرؐ خدا کہ جنکا انصاف و حلم ضرب المثل ہے اون کو بھی بغیر رنجیدہ خاطر کئے نہ چھوڑا۔ وہ بیبیان تو نیک و طاہر تہین۔ اور رسولؐ خدا فرشتہ خصلت تھے۔

آجکل کی بیبیان تو مردون کے حق مین قہر خدا ہین۔ ہم سے مرد اور ہندوستان کی سی عورتون کا حال کیا پوچھنا۔ بس ان کی عادات پر خدا اپنا فضل کرے۔ ایسی عادات کی عورتون کے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مزاج کے مرد در کار تھے۔ آپ اپنی زوجہ کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ عورت گھر مین مثال کہلونے کے ہے۔ مرد نے جب چاہا اوٹھالیا جہان چاہا رکہدیا۔" مراد یہہ ہے کہ عورت محض بے قابو ہے گویا مرد کے تابع ہے اپنی مرضی پر چلنے والی نہین۔

اور آجکل کی عورتین خود مختار ہین۔ جو چاہین کرین گہر اون کا ہے۔ بلا دریافت مرد کے جسکے گہر چاہین چلی جائین خواہ سامنے ہو جائین۔ اور اگر مرد پردیس مین ہو اور طلاق نہ دیگیا ہو دوسرون سے نکاح کرلین۔

فی زمانہ عورتون کی خود مختاری و خود سری کا کچہہ ٹہکانا نہین۔ مرد بازار گیا اور جہانکنا شروع کیا۔ مرد نے پشت پہیری اور عورتون نے غزلین گانا شروع کین اور وہ بہی بلند آواز

کے ساتھہ اوسپر مستزاد زور زور سے قہقہے کے ساتھہ تالیان بجانا - کیا خوب! ؎

بیٹھے رندون مین شیخ صاحب ہین | اوسپہ حجت ہے پارسائی کی

اگر عورتون سے کہو ایسا کیون کرتی ہو؟ - تو جواب دینگی اُس مین کیا عیب ہے کسی کو ہم بُری نظر سے نہین دیکھتے - سنولیں اگر گاتے ہین تو ذرا اپنا دل بہلاتے ہین - ہنسنا اور تالیان بجانا مذاق ہے ؎ زندگی زندہ دلی کا ہے نام : مُردہ دل خاک جیا کرتے ہین - اصل مین انسان کا دل پاک صاف چاہیئے" ماشاء اللہ کیا عمدہ جواب اور کتنا نفیس خیال ہے ؎ ذرا منہہ ڈالکر دیکھو گریبان مین -

مردون کا دل عورتون کی طرف سے صاف ہوتا ہے اون کو کیا علم - ہمارے بعد گھر مین عورتین کیا شور و غوغا کرتی ہین - اور ہمارے گھر سے نکلنے کی انہین شادمانی ہوتی ہے - کڑھائی چڑھاتی ہین - ڈہول بجاتی ہین - محلہ کی عورتین بلاتی ہین -

اس ضرب المثل کی صداقت کی ذرا ضرورت نہین بالکل سچ ہے - میان گھر نہین - بیوی کو ڈر نہین -

(۱۲) مصنفہ نے فریاد کی ہے کہ "عورت کی ہر طرح مشکل ہے - اگر امیر گھر کی بیٹی غریب گھر جاوے تو ہر گھڑی کہا جاتا ہے مزاج ہے مزاج - مالداری کی وجہ سے کسیکو خاطر مین نہین لاتی - اور اگر غریب گھر کی بیٹی امیر گھر جاوے تو صدہا طعنے موجود ہین کہ بیٹی کیون جنی تھی جب جہیز دینے کو گھر مین گنجایش نتھی -"

جس طرح مصنفہ کی فریاد ہے اسی طرح مرد بھی اپنی شکایتون کے دفتر لئے اشک ریزان ہین - کسی غریب گھر کی لڑکی امیر گھر مین بیاہی آئی - بس جو میرے ہے وہ رابعہ کے تھیلے ہین - اور جو چلتی پھرتی کسی متمول شخص نے گھر مین ڈال لی - اب کیا ہے تمام گھر مین جوتا چلوادیا - پہلی بیوی کو بھی طاق مین بیٹھا دیا - مال اسباب پر چلتا کرنے کی نظر دوڑائی - اور ہر وقت یہہ نیت رکھی کہ جو ہو اپنے قبضہ مین کرو - اسوقت مجھے ایک مجسٹریٹ صاحب کا قصہ یاد آگیا - مجسٹریٹ صاحب کے ایک بی بی اور اوس سے بچے بھی موجود تھے - اتفاقاً دوسری بیوی کرنے کے پیغام سلام شروع ہوگئے انجام نکاح ہوگیا - عورت نہی چالاک میان کو قابو مین کر کے تمام گھر کا اسباب - زیورات کی

قسم دلفقدی سے اپنے مایکے چلتا کیا۔ میان دورے پر تھے۔ جب واپس آکے چوری ہوجانے کا بہانہ کر دیا۔ بڑی بیوی گھر کو گھر سمجھتی تھی اور میان کی خیرخواہ بھی تھی اوسنے اپنی سوت پر شبہہ ظاہر کیا۔ میان دور اندیش تھا اوسنے پتہ لگاکر بیوی کو باندھا۔ اور بینت لیکر مارنا شروع کیا تو آخر جرم قبول کر چھوڑا۔ مال کہان جاتا مل گیا۔ مگر آدھا ملا۔ یہہ حکایت تو غریب گھر کی لڑکی کی سُنی۔ اب امیر خاندان کی لڑکی غریب کے گھر آئی اوس کی داستان سُنو

امیگھر کی لڑکی کے سازوسامان کا کیا حال پوچھنا۔ بڑا جہیز و لونڈی غلام ساتھ لیکر آئی گویا اور دلی ڈرا تے ذولے ہمراہ ہین کس کی مجال جو آنکھ ملا سکے۔ تمام گھر کو مقرر بنا لیا۔ میان کا کیا ذکر وہ تو بیوی کے خدمتگار ہین۔ اگر ذرا بھی سرتابی کرتے ہین تو ہزارون صلوات سُناتی ہے اور پچاس بیسے گنے مارتی ہے۔ بیوی کا تو یہہ حال ہے۔ ذرا دولہا میان کی سسرال تو چلکر رنگ دیکھو

؎ نہ کسی شخص کی عزت نہ کسی کی توقیر ٭ عاشق آتے ہین ہمارے کہ غلام آتے ہین۔

کوئی کتے کی برابر بھی قدر نہین کرتا۔ کہان کی سمدھن کہان کا سمدھی۔ کیسی نند کیا نندوئی کدھر کا دیور۔ کدھر کا جیٹھ۔ کوئی بات بھی نہین پوچھتا۔ یہہ جائے کرے تو کیا کرے۔ اس موقع پر ایک لطیفہ سُناتا ہون۔

کوئی امیر گھر کی لڑکی کسی غریب مرد کے نکاح مین آئی۔ لڑکی تھی تعلیم یافتہ کسیقدر انگریزی فیشن مزاج مین دخیل تھا۔ ہارمونیم باجہ۔ ستار وغیرہ بھی بجانا جانتی تھی۔ چند روز کے بعد میان سے فرمایش کی کہ کہین سے ہارمونیم لاؤ یا کسی جگہہ سے ستار مانگ لاؤ۔ غریب میان یہہ سُنکر بہت جھجکے اور دل مین غور کرنے لگے کہ کہین شریف زادیان بھی ہارمونیم اور ستار بجاتی ہین۔ اسکو عیب سمجھکر ٹال دیا۔ لیکن چند روز کے اصرار کرنے پر اور ایسی فرمایشی کی تنگی کی نگاہ پاکر باجے کی جستجو مین نکلے۔ ہارمونیم ان غریب کو کہان دستیاب ہوتا کسی جگہ سے ٹوٹا ہوا ستار لا کر حوالے کیا۔ بیوی نے یہہ بوسیدہ ستار دیکھکر پہلے تو اس ستار کی ایک کھونٹی میان کے سر مین اس زور سے رسید کی کہ میان بیتاب ہوگئے۔ اور پھر بولین کس فقیر کے گھر مین آئی کہ نہ ہارمونیم ہے نہ ستار ہے۔ نہ کوئی دلبستگی کا سامان ہے۔ افسوس! اس مردکی لوگون مین اتنی بھی وقعت نہین کہ کہین سے ہارمونیم مانگ کر لا دیتا۔

شوقین بیوی صاحبہ اتنا کہکر اپنی دُھن مین اوسی ستار سے گتین بجانے لگین۔ بہت دیر
اپنے مذاق مین مست رہین۔ جب ستار کا بجانا ختم کیا تو میان سے مخاطب ہوکر بولین " کہو میان
کچھہ سمجھے ؟ "۔ میان چُپ۔ سرنگون۔ کیا جواب دین۔ بیوی نے دوبارہ پوچھا۔ کہو میان کچھہ
سمجھے ؟ "۔ میان نے ڈر کے مارے اسپر بھی جواب ندیا۔ تیسری مرتبہ بیوی نے تیز آواز سے کہا اور
ادہر ہاتھہ مین ستار کی کھونٹی نکال کر رکھی کہ جواب کیون نہین دیتا !۔ میان دسؔ قدم دور
جاکر بولے کہ ہان بیوی سمجھا (تم میرے گھر مین رہنے والی نہین)

حاصل کلام نہ غریب شادی کرنے سے خوشی اور نہ امیر گھر شادی کرنے سے آرام ؎
آسودگی حرفیست نہ یہان ہے نہ وہان ہے ۔ مرد کی ایک مشکل مین جان ہے ۔ ؎

دوگونہ رنج و عذاب است جان مجنون را | بلاے صحبت لیلی و فرقت لیلیٰ

(۱۳) مصنفہ نے ہار کر یہہ کہا کہ " اچھے مرد خوش قسمتی سے عورتون کو ملتے ہین "
یہہ کچھہ بات نہین ہے اسی طرح ہم بھی یہہ کہہ سکتے ہین کہ خوش نصیبی سے اچھی عورتین مردون
کو ملتی ہین۔ مقابلہ برابر ہوا۔ یہہ کوئی اعتراض معقول نہ ٹھیرا۔

(۱۴) ایک یہہ اعتراض مصنفہ نے بڑے زور کے ساتھہ لکھا ہے کہ " بڈھے مردون تک کی حرص
بڑی ترقی پر ہے۔ جوان عورتون کی تلاش کر کے شادی کرتے ہین۔ قبر مین پاٗون لٹکے ہوے
ہین اور حرص نکاح کی ہے اور وہ بھی نکاح دوشیزہ عورت کیسا تھہ "۔

یہان بھی وہی جواب کافی ہے کہ بوڑھی عورتین بھی بوالہوس ہوگئی ہین۔ وہ بھی جوانمردون
کی دُھن مین لگی رہتی ہین۔ جہان مصنفہ نے اپنا رسالہ لکھا ہے اوسی جگہہ ایک نظیر کو ایک عجوزہ
ساٹھہ ۶۰ ستر برس کی چوبارے نکاح رہے۔ جس سے معترض صاحبہ اچھی طرح واقف کار ہین۔ یہہ عجوزہ
غیر کی تو خادمہ ہے مگر لو لگی رہتی ہے کہ کوئی جوان رنگیلا مل جائے تو نکاح کرون۔ کاش نکاح
کے خیال سے ہی کسیکو کرے۔ مگر نہین ہوس پوری کرنا ہے۔ یہہ تو بہانہ ہے۔

اس چشم دید نظیر سے درگذر کر کے دوسری تردید سُناتا ہون :۔

بوڑھون کو دیدہ و دانستہ جوان لڑکیان کیون بیاہی جاتی ہین ؟۔ معلوم ہوا کہ بوڈھے کے
مال پر نظر ہے۔ بوڑھے میان مرجائینگے سب خوب مزے اوڑائینگے۔ کُل مال عورت کے مہر مین ہے

شوہر کا مرنا شروع سے ہی تاک گیا - بھلا بغیر مال کے کوئی بوڑھے مرد کو جوان بیٹی دیتو دے - آجکل کوئی مفلس شریف نوجوان مرد کو لڑکی دینا بہتر نہیں سمجھتا چہ جائیکہ ضعیف عمر رسیدہ مرد کو - اصل بات یہہ ہے کہ روپیہ دیکھکر خوبصورت نوجوان لڑکی حوالے کی جاتی ہے - اگر بوڑہا جلدی مر گیا تو فہو المراد ورنہ جلد مارنیکی تدبیر کی جاتی ہے - جوان عورت ہنوئی بوڑہے کے حق مین ملک الموت ٹھیری یا قضا کا پیغام - (ع) دل کا آنا ہے آلہی کہ یہہ جانا دل کا - بوڑھا تو صرف یہہ سمجھا ہوا تھا کہ ہان کبھی مرونگا - مگر یہہ نہ سمجھا تھا کہ نوجوان بیوی میرے حق مین سم قاتل ہوگی - اگر بوڑھے کو نوجوان عورت کی دغا بازی کا علم ہو جاتا تو ہرگز اپنی جان شیرین معرض ہلاکت مین نہ ڈالتا -

بوڑھے صاحب کو بیٹی کون دیتا ہے - اور بوڑھا جوان عورت لیکے کیا کرے گا - یہہ سب دلالی روپیہ کی ہے - جنگل مین منگل ہے - روپیہ کی خاطر دوشیزہ لڑکی نے بوڑھے کو قبول کیا - اسی روپیہ نے خشک پہلو کو نازک و نرم اعضا کی نازنین سے زینت بخشی -

نفیس چیز کو کس کا دل نہین چاہتا - بوڑہا ہو یا جوان - دلپسند چیز کے دونون آرزو مند ہین - بوڑھے ایماندار نے اگر پہول سے رخسار ماہ جبین سے شادی کی تو کیا بیجا کیا ؟ - بوڑہے کی نیت و اُنسیت کو شاد باش کہو کہ مرتے وقت بھی اچھی عورت کی محبت مین گرفتار ہے - اس جگہ عورت کے تنفر پر غور کر دا اور مرد کی محبت پر نظر دوڑاؤ - ؎

گو ہاتھ کو جنبش نہین آنکھون مین تو دم ہے | رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

بوڑہے نے شادی کی حرام سے بچنے کی غرض سے - یہہ مزہ دیکھو اعتراض کیے جاتے ہین کہ بوڑھے کو بڑھ بس سوجھی ہے - ذرا معترض یہی سوال تو کرو کہ تمہاری جوان لڑکی نے بوڑھے کو قبول کیون کیا ؟ - کیا بوڑھا زبردستی ہاتھ پکڑ کر گھر مین سے کھینچ لایا ہے ؟ -

ہائے خود اندھے کنوین مین گرین - اور بدنام کرین کہ کنوین کی خطا ہے - کیسی مشکل ہے - شادی کی یہہ اعتراض - اور اگر بوڑہا روپیہ کے زور سے ماہوش نوجوان رنڈیان بلاتا تو بھی انگشت نما ہوتا - اور یہ عورتین بوڑھے کو انگلیون پر نچائے بغیر نہ چھوڑتین ؎

عادت نہ جائے گرچہ قیامت ہی کیون نہ آئے | ملنے کے بعد پہر کوئی جھگڑا اوٹھائیے

(۱۵) مصنفہ اپنی تحریر مین فخر یہ جتا کر داد چاہتی ہین کہ "عورتون کو دن رات کام کسی وقت

فرصت نہین ۔ مرد کام کیا کرتے ہین ایک ذرا نوکری کر آئے اور بس خیر صلاّ ۔"

معترض خاتون نے ایک سہل سا لفظ زبان سے نکال دیا کہ نوکری کر آئے بس خیر صلاّ ۔ کیا معترضہ صاحبہ اس سے بالکل بے خبر ہین کہ مردون کو نوکری مین بڑی محنت و جفا کشی و بُردباری و حکم برداری کرنا پڑتی ہی نوکری کے معنی خدمتگاری کے ہین ۔ حاکم جیسا کہتا ہے محکوم کو ویسا کرنا پڑتا ہے ۔ حاکم ناراض ہوتا ہے محکوم خاموش سُنا کرتا ہے ۔ بعض اوقات محکوم حاکم کے ہاتھون مار کھاتے ہین ۔ کیا اچھا ہوتا کہ جسطرح مرد اپنے حاکم کی تابعداری و رضا جوئی مین وقت گذارتے ہین اسی طرح عورتین بھی اپنے مردون کو حاکم سمجھکر خدمت کرتین ۔ مگر یہ امر عورتون کی ذات و شان سے خلاف ہے ۔ وہ تو مرد کو اپنا محکوم سمجھتی ہین اپنا حاکم بنا کر کس طرح رضامند رکھین ۔ بس یہی تکرار و باہمی فساد کی صورت ہے ۔

جہان مرد مُلازم نے اپنے حاکم کو برابر کا بھی سمجھا ناچاقی شروع ہوئی ۔ نوکری مین خلل آیا ۔ عورتون کو یہ خیال کہان ہے کہ مرد ہمین گھر سے نکال دینگے ۔ وہ تو اپنے مہر مین مرد کو زرخرید کر چکی ہین کس طرح نکالیگا ۔ گھر کی قُرقی نہ کرالی جاویگی ۔ عورت جو چاہیگی کہیگی ۔ مرد کو دباؤ کی وجہ سے سُننا پڑیگا ۔ سچ ہے دبی بلی چوہون سے کان کٹائے ۔ مرد غریب کیا کرے ۔ اِدھر مہر کا ڈراوا ۔ اُدھر اپنے حمائتیون کی دھمکی ۔ دم بخود ہے ۔ "قہر درویش بجان درویش" کا مضمون سمجھکر عورت کی سختی برداشت کرتا ہے ۔

ہان وہ کیا سلسلہ تھا "مرد ایک ذرا سی نوکری کر آئے" ! اس ذرا سی نوکری کو معلوم کرو اور اسکی تفصیل سُنو یہ نہین کہ ایک گھنٹہ بھر مین روٹی ہانڈی پکا لی ۔ ذرا سی محنت سے پسینے مین شرابور ہو گئین ۔ ایک کپڑا سی لیا ۔ گویا بڑا کمال کیا ۔ اپنے گھر کا کام کاج کیا یا مرد کے سر پر احسان کیا) مرد فوج مین نوکری کرتے ہین ۔ سوار گھوڑے پر چڑھتے ہین اور گرتے ہین ۔ ہڈیان ٹوٹ جاتی ہین ۔ تکلیفین اوٹھاتے ہین ۔ پیدل بندوق لیکر جنگل جنگل کوسون قواعد کرتے پھرتے ہین ۔ اوسپر بھی حاکم کی روک ٹوک خفگی کا ٹھکانا نہین ۔ کسی کو سزا ملتی ہے ۔ کوئی ذلیل مین ٹہلایا جاتا ہے ۔ کوئی ڈبل دوڑایا جاتا ہے ۔ یہ سزائین ادنے بھول و خطا پر ہوتی ہین (یہ تو ملٹری فوج کی کیفیت روزانہ ہے) اور جب کہین لڑائی پر یہ فوج جاتی ہے تو اسی ذرا سی نوکری کے پیچھے زخم بندوق تلوار کے کھاتے ہین انجام جان دینے تک مین دریغ نہین کرتے ۔ سِول کی نوکری شاید آسان سمجھی ہوگی تو پہلے ہر محکمے کے نام سُنو !

(کچہری کا عملہ) صوبہ صاحب - تحصیلدار - سرشتہ دار - چپراسی وغیرہ -
(پولیس) تھانہ دار - محرر - مددگار - سپاہی وغیرہ
(میڈیکل) سیول سرجن - سب اسسٹنٹ سرجن - کمپونڈر
(ڈاک خانہ) انسپکٹر - پوسٹماسٹر - چٹھی رسان -

اِن میں سے کسی کی بھی نوکری بغیر قید و محنت کے آسان نہیں - ہر ایک اپنا فرض منصبی پورا کرنے والا - رات دن اپنی ڈیوٹی کو مقدم سمجھتا ہے - اور جو کچھہ کام جسکے سپرد ہے وہ وفاشی و حکم برداری کے ساتھہ انجام دیتا ہے - اگر یہہ مرد ملازم ایسا نہ کریں تو جو ماہوار تنخواہ ان کو ملتی ہے (اور اسی تنخواہ کی بدولت تم کو ہزار باتیں سوجھی ہیں - اور معمولی صورت میں چار چاند لگ گئے ہیں) ضبط ہو جائے - کوئی مرد ملازم ایسا نہیں جو اپنے حکام کی رضاجوئی کی طرف سرگرم نہ رہتا ہو -

تم عورتوں کا صرف ایک خاوند بطور حاکم کے ہے - نوکری پیشہ کے سو حاکم بجاے خاوند کے ہیں -

سیول کی نوکری کی جداگانہ تفصیل بغرض طوالت چھوڑ دی - ہر ایک کے نام سے عقلمند آدمی محنت معلوم کرلیگا - اور اب تو نوکری بھی بغیر سارٹیفکٹ کے میسر نہیں آتی -

مگر بدتمیز - ناکارہ عورتوں کو مرد برابر ملتے جاتے ہیں - خدا وہ دن کرے کہ ان نالایق عورتوں کے پیچھے - شایستگی - لیاقت کی قید و تخ لگ جائے - جو شایستہ لایق نہوں اون کو شوہر ملنا دشوار ہو جایا کرے -

ملازمت کو چھوڑ کر مردوں کے اور پیشوں کی طرف دیکھو:- لوہار - سنار - کاشتکار تاجر وغیرہ وغیرہ کس محنت سے روپیہ کماتے ہیں اور اپنی بیویوں کے ہاتھہ میں لاکر دیتے ہیں کچھہ یہہ خیال مصنفہ خاتون کا ہی تنہا نہیں ہے کہ مرد کیا کام کرتے ہیں - ذرا سی نوکری کر آے غیر صلا - عام مستورات اسی قسم کے گیت گاتے ہوئے نظر آتی ہیں -

یہ کوئی منصف مزاجی نہیں ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے سہل کام کو سخت کام کہا گیا اور مردوں کی دشوار نوکری کو سہل جانا -

(۱۶) خاتون مصنفہ کا مقولہ ہے کہ "مرد اپنے عیب جو نہین - مرد مرد کی برائی کب لکھتا ہے کسی کتاب مین مردون کی برائی دیکھنے مین نہین آئی -

یہہ کہنا بالکل خام خیالی ہے - جو وعظ و نصیحت بیان کی جاتی ہے وہ مردون سے عام جلسون مین خطاب کر کے بیان کی جاتی ہے - اخلاق کی کتابین - تہذیب کی تصنیفات ادب کے رسالے - تواریخ - کون سی کتاب ہے جس مین مردون کو متنبہ نہین کیا -

تواریخ دیکھو - تمام برے بھلے بادشاہون کا تذکرہ ہے - ایک چھوٹی سی کریما پڑہو - اپنی برائی - زمانے کے عیب ڈہونڈ دکہاکر نشیب و فراز سے آگاہی کی ہے -

توبۃ النصوح - نصوح مرد کی حکایت - کلیم - مرد کا ذکر کس دساعت و عبرت کے ساتھ لکھا ہے - پہر بھی اعتراض باقی ہے کہ "مرد مرد کی برائی نہین لکھتا" -

اگر اس تردید کو گنجایش دون تو مردون کی نصیحت کے واسطے بہ نسبت عورتون کے کتابین افزون تر پائی جائینگی - عورتون کی ادب آموزی کے واسطے شاذ و نادر چند تصنیفات - (نمبر ۱ - اصلاح النساء مولانا اشرف علی صاحب سلمہ کی تصنیفات کی فہرست مین داخل ہے) ایک اصلاح النساء کتاب پر مزاج برہم ہوگیا - اگر زیادہ عورتون کو مخاطب کیا جاتا تو نہ معلوم کیا دُہند مچاتین -

مصنفہ خاتون نے اپنے زبردست قلم سے ناز کے ساتھہ یہہ بات لکھی ہے کہ "عام تعلیم یافتہ عورتین پارسا ہوتی ہین - اس کی وجہ یہہ ہے کہ وہ خدا کو پہچانتی ہین - خدا کا خوف کرتی ہین - یہ مردون کی محض ناتجربہ کاری ہے کہ تعلیم یافتہ عورتون پر بدچلنی کا گمان کرتے ہین" -

اس مقولہ پر "سر دو مستان بیاد دہانیدن" کا مضمون یاد آگیا - دل نے تو چاہا کہ جھوٹے کو اوس کی حد تک پہونچا دینا چاہیئے - مگر بوجہ چند ساڈیفکٹ دکہانے سے پہلو تہی کی - اسی پر اکتفا ہے کہ تردید اس قول کی جاتی ہے -

تعلیم یافتہ عورتین اگر دیکھا جاے تو بمقابلہ جاہل عورتون کے پارسا نہین ہین - البتہ یہہ بات قابل ستایش ہے کہ (ع) عیب بھی ہے تو اک ہنر کے ساتھہ - اون کے پاس علم موکل ایسا ہے کہ اون کی مرضی پر خاطر خواہ کام بنا دیتا ہے - کسیکو کانون کان خبر بھی نہین ہوتی - گویا ٹیلیفون

لگا ہے - باتین کرنے کا خاصہ برقی آلہ قبضہ مین ہے - اور اگر کسیکو خبر بہی ہوگئی تو منطقی دلیل کا کوبیل بحث کو موجود ہے - رہا سہا شبہہ مٹا دیا - ؎

چوڑیان ٹوٹی ہوئی مسکی قبا صورت بد حال
میرے گہر کا ہیکو تہے وہ غیر کے ماتم مین تہے

تعلیم یافتہ عورتون کی بدچلنی کے ثبوت کے واسطے گواہ کی ضرورت نہین - اون کے خط شہادت کو کافی ہین - مردون کی ناتجربہ کاری کے جواب مین یہہ چار وقوعے تحریر کئے جاتے ہین - جو آزمودہ و تجربہ شدہ ہین - ؎

گہر غیر کے اِس راستہ سے کوئی گیا ہے
پہچانتے ہین خوب یہ نقشِ کفِ پا ہم

(۱) مولود شریف کے بہانے سے رسم آمد و رفت بڑہائی - خود بہی پڑہنے کا شوق کیا مگر در پردہ کچہہ اور پڑہنے کی نیت جمائی - خدا خیر کرے

چلی لوح جبین پر ڈالکر وہ چین مکتب کو
کہین لکہے نہ پورے ہون کسی اُستاد کامل کے

(۲) ایک خط کا پرچہ غیب کے نام صریحًا ہاتہہ مین ہے اور نند آگئی - اوسنے پوچہا یہ ہاتہہ مین کیسا کاغذ ہے ؟ - کہا کچہہ نہین - کمبخت کان آج بڑی دیر سے ٹیس مار رہا ہے - جہٹ اوس پرچے کی بتی بنا کر کان کُریدنے لگین - ہمسایہ کا گہر دیوار بیچ تہا اوس پر چار آنکہین ہوگئی تہین - کان کُریدکر اوسکے گہر مین بتی بنا ہوا کاغذ پہینک دیا - اور نند سے پہر ادہر اُدہر کی باتین کرنے لگین -

(۳) خط لکہکر ڈاک مین ڈالا - اور اتفاق سے ڈاک رسان نے کاتب کی بہائی سے اُس خط کا پتہ پڑہواکر مکتوب الیہ کا گہر دریافت کیا - کاتب کا خط پہچان کر عورت کے بہائی نے کہا کہ لاؤ مین مکتوب الیہ کے گہر جاتا ہون خط دیدونگا ولیجاؤن گا - ڈاک رسان نے خط دیدیا - یہہ خط چالاکی سے حاصل کرکے گہر آئے - اپنی مان کو دکہایا - مان حیرت مین رہ گئی - شوہر و بچون والی عورت تہی عیب ظاہر نہ ہونے دیا - عورت کو خبر دلاکر بڑی غیرت دلائی - دوسرے روز ایک بڑہیا کے ہاتہہ خط

مکتوب الیہ کے پاس اس حال کے انکشاف کا پہرآیا۔

(۱۴) ایک آسودہ حال مرد کی عورت انگریزی۔ اُردو۔ ہندی سے واقف تھی۔ خدا کا دیا گھر مین سب عیش میسّر تہا۔ مگر تعلیم کا اثر کہان جاتا۔ گھر کے منشی سے خط کتابت شروع کی۔ رسم و راہ بڑہگئی۔ شوہر کو بھی اس امر کی مخبرون نے خبر دی۔ انجام خط پکڑ کر تصدیق کر دی۔ اِسپر عورت کو خفیہ سزا دی گئی۔ منشی کو نمک حرامی پر برخاست کیا گیا۔ مگر کچہہ عرصہ کے بعد مرد کے خیال و لحاظ پر نظر کرو کہان تک شرم سے کام لیا اور کسقدر راز کے اِخفا مین غصہ کو ضبط کیا۔

تعلیم یافتہ عورت کی وفاداری و پارسائی دیکہو ایکدن موقع پاکر معہ قیمتی زیور کے منشی کے ساتھ غائب۔ تعلیم یافتہ عورت کا شوہر حیران تہا کہ اسقدر نگہبانی پر پری بنکر کہان اُڑ گئی؟ یہہ خبر نہین تھی کہ تعلیم کا جن کندہون پر سوار کر کے لے اُڑا۔

(۱۸) ایک اعتراض یہہ ہے کہ "ایک درجن والے بچّہ دار مرد دوسری شادی کر کے لیسر بچّون پر سوتیلی مان سے ظلم کرواتے ہین"۔

تہان ظلم کرنے والا ان لیسر بچّون پر کون۔ ؟۔ عورت ہے۔ سگے باپ کی ہرگز یہ منشاء نہتی کہ اے بیوی تو میرے بچّون کے واسطے جلّاد بنجا۔ یہ سوتیلی مان کا رشک و قصور ہے کہ دوسرون کے بچّون کے ساتہہ خدا کا خوف نہ کر کے بدسلوکی کرتی ہے۔

یہہ کچہہ سوتیلی ہی مان پر رشک و جلن کا خاتمہ نہین ہے بالعموم عورتین بذات خاص حاسد و ناخدا ترس ہین۔ اگر رشک نہوتین اور ان کو خوفِ خدا ہوتا تو سوتیلے بچّون کے ساتہہ قصائی پن کا برتاؤ نہ کرتین اور اپنی سوتون کی محبّت کی جگہہ رشک و بغض کو دل مین جگہہ نہ دیتین۔

کسی مرد کو نہین سُنا کہ اگر کوئی عورت اپنے دوسرے شوہر کا بچّہ ساتہہ لائی ہو تو اوس کو سوتیلے باپ نے سوتیلی مان کی طرح قہر آلود نظر سے دیکہا ہو۔

اس سے ثابت ہو گیا کہ ظالم و خدا سے نہ ڈرنیوالی عورتون کی ذات ہے۔ ایک تو وہ لیسر بچّہ تہا دوسرے وہ تم کو اپنی مان سمجہتا تہا اُسپر تمہارا یہہ حال کہ معصوم بچّون کے واسطے جلّاد بنگئین!

(ع) وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اُنکا نکل آیا۔

(۱۹) جہان ہماری منصف مزاج خاتون نے اور الزام مردون کے سر تھوپے ہین وہان یہہ بھی لکھا ہے کہ "عورتین بیمار ہوتی ہین تو مرد خبر تک نہین لیتے - عورتین رات دن مرد کی تندرستی مین خدمتگزاری کرتی ہین - بیماری مین تو گویا ہمہ تن مصروف رہتی ہین"۔

اور ہمارا یہہ تجربہ وچشم دیدواقعہ ہے کہ گھر مین جہان عورت بیمار ہوئی اور مردون کے اوسان خطا ہوگئے - حکیم یا ڈاکٹر کے پاس فوراً دوڑا گیا - نسخہ لایا بنا کر پلایا - روزانہ دوا دوش کرتا ہے کہ کسی صورت سے میری بیوی کو صحت ہوجائے نہ اپنی محنت کا خیال ہے نہ روپیہ اوٹھنے کا لحاظ ہے - حکیم ڈاکٹر کی فیس بھی دی جاتی ہے - دوائی بھی بازار سے مول لی جاتی ہے - سواری کے بھی دام خرچ ہوتے ہین - اگر کچھ ناف نلے کا بگاڑ ہوا تو دائیان بُلائی جاتی ہین - اونکی نازبرداری علیحدہ اوٹھانی پڑتی ہے -

اسکے علاوہ غریب مرد کے اوپر یہہ آفت اور زیادہ ہوتی ہے کہ گھر کا کام کرنا پڑتا ہے - بستر اوٹھانا - چارپائی بچھانا - بیمار کو گود مین اوٹھا کر پاخانے پیشاب لیجانا - سر دابنا وغیرہ وغیرہ تمام خدمتین مرد عورتون کی کیا کرتے ہین -

یہہ تو اصلی بیمار عورتون کی خدمت مردون نے کی - ذرا نقلی بیمار مکار عورتون کا قصہ سُنو ! -

مین چوڑھے چکی کے پاس نہ جاؤن گی مجھپر آسیب کا جھپٹا ہے - مجھے سیانے نے بتایا ہے کہ اگر چوڑھے چکی کے پاس جائیگی تو پھر بیمار پڑجائیگی -

میان سادہ لوح مکار فریبی عورت کی باتون مین آکر لگے روٹی ہانڈی پکانے - بیوی صاحبہ چارپائی پر آرام فرمائین - میان چولہا جھونکین -

آجکل کی عورتون کی یہہ مُراد ہے کہ ایسے زن مُرید مرد ہمکو ملا کرین تو کوئی شکایت نہ کی جاوے اس مین مُبالغہ نہین کہ جن عورتون کے مرد حکم بردار ہوتے ہین اون سے یہہ خوش و دلشاد رہتی ہین بلکہ مثلاً ایسے مردون کی تعریف کرکے اپنی منشا ظاہر کرتی ہین کہ اے میرے پیارے تم بھی اسی طرح کے ہوجاؤ -

حاصل کلام تمام جہان کی عورتین دلی مُراد اور یہہ خواہش رکھتی ہین کہ دُنیا بھر کے مرد ہمارے تابع فرمان ہوجائین - - -

یہہ بھی تجربہ کی بات ہے کہ مرد زیادہ تر عورتون کی باتون پر اعتبار کرتے ہین - مان - باپ - بہائی بہن کسی کا کہنا اتنا نہین مانتے کہ جتنا بیوی کی بات مانتے ہین -

ماسوا اسکے گہر کے کام مین بہی مرد بہت کچہہ عورت کی مدد کرتا ہے - نوکری کر کے آیا اور گہر کے کام مین بیوی کا ہاتہہ بٹانے کو موجود ہوگیا - اس حال پر بہی عورتین مردون سے ناخوش - خفا متنفر اور شاکی ہین - اسکا انصاف بجز خدا کے کوئی نہین کر سکتا -

یاد رکہنا انہی برے خیالات کی وجہ سے اور مردون کی تابعداری نہ کرنے کے سبب سے بہ نسبت مردون کے عورتین زیادہ دوزخ کا ایندہن بنین گی -

(۲۰) خاتمہ پر ہماری روشن دماغ مصنفہ نے اپنے سنہری خیال و مطلب کو اس طرح عام مین پیش کیا ہے کہ " اگر کوئی ہماری صلاح و رائے مانے تو بہتر یہہ ہے کہ یہہ طریقہ اختیار کیا جاوے کہ جب عورت مرد کو پسند کرے اوس وقت شادی کی جاوے - پہر عورتون کو کوئی شکوہ و گلہ نہ رہے گا - سارا فساد اسوقت اسی وجہہ سے ہے کہ غریب لڑکی کے بغیر دیکہے و جانچے ایک انجان مرد سے شادی کردی جاتی ہے - ہائے! کیسا افسوس ہے کہ جس سے عمر بہر کا سابقہ پڑے اوس کو نظر سے بہی نہ دیکہا ہو"

بیشک رائے و صلاح تو بڑی قیمتی ہے اگر کوئی اس کو مانے تو ایک کے حق مین بہتر نہین ہے بلکہ دونون کے واسطے مفید مطلب ہے - خصوصاً مردون کے واسطے نیکی اور پوچہہ پوچہہ - اندہا کیا چاہے دو آنکہین - مرد تو اسپر اودہار کہائے بیٹہے ہین کہ کیا خوب ہو جو یہہ تجویز پاس ہو کر عورتین اسپر عمل کرنے لگین کہ شادی ہونے سے قبل عورتین ہمین پاس کرتے آئین - مزہ تو خوب رہے - مرد بہی عورت کی صورت شباہت - خط و خال - نوک - پلک دیکہہ بہال لے - کل کو دونون مین سے کسی کو کہوٹے کہرے کی شکایت نہ رہے - باہم اچہی طرح پرکہ لو - دیکہ لو - دکہا لو - ایسا نہو کہ پہر کوئی گلہ باقی رہجاوے - اگر گلہ بہی کیا جاویگا تو جواب صاف موجود ہے کہ " خود کردہ را علاجے نیست - آمین کوئی کیا کرے - خود پسند کر کے شادی کی ہے -

اس بیش بہا صلاح کو غالباً سب شادی کرنے والے مرد خوشی سے پسند کرنا کیا معنی اس لذیذ دعوت کو بدل و جان قبول کرین گے - مگر کچہہ جی چراتی ہوئی عورتین ہی نظر آئین گی - بڑے ہی

لطف کی بات ہے کہ اس رنگین تجویز کا سلسلہ شروع ہوجائے۔

اُمید ہے کہ بلحاظ چند اگر ابھی نہین تو پھر کبھی یہہ سلسلہ جاری ہوجائیگا۔ قاعدہ تو یہہ ہے کہ رہنما کو پیشقدمی کرنی چاہیئے تاکہ جو نقلی بات ہے وہ اصلی صورت پکڑ جاوے اور پیروی کرنے والون کو خاص نظیر مل جاوے۔

مگر اس رائے سے اتفاق کرنے کے ساتھہ ہی مین یہہ بھی پیشگوئی کرتا ہون کہ اس قسم کی تجویز پاس ہونے کے بعد ہی پردہ داری کی رسم کا پردہ اوٹھا دیا جائیگا۔ عمدہ آزادی کی صورت نکل آئیگی۔

جس طرح فی زمانہ مرد انگریزی فیشن کے دلدادہ ہین اسی طرح پھر عورتین بہی اسی وضع پر فریفتہ نظر آئین گی۔

اس آزادی کے چندے ہی دن بعد مذہب کو رخصتی سلام کیا جائیگا۔ یون ہی مذہب کو اور بُرے خیالون نے کمزور کر رکھا ہے۔ جب آزادی کا بڑا اژدہا مُنہہ پھاڑ کر اسلام کے سامنے آئیگا۔ تو کیا بغیر نگلے چھوڑے گا؟۔ جب اسلام نہ رہا۔ پھر کیا رہا۔ چلو بوریہ بدھنا سنبہالو۔ قیامت آگئی۔ فیصلہ طے ہوا۔

معترضہ صاحبہ کے جوابات تمام ہوئے۔ ہم خاتمہ کتاب پر دعاء خیر کرتے ہین کہ اللہ تعالے جملہ مستورات کو نیک ہدایت دے اور شوہرون کی تابعداری پر مستعد فرماوے بالخصوص ہماری معترضہ صاحبہ کو سب سے زیادہ نیکی کا حصہ ملے۔ کیونکہ وہ خاص سبب ہین اس رسالہ کے تصنیف کرانیکی اس رسالہ مین یہہ بات دکھانی بہی ضروری تہی کہ نیک بیبیون کو اس روش پر چلنا چاہئے لیکن کچھہ مناسب نہ سمجھکر یہان اس ذکر کو قلم انداز کرتے ہین۔ ایک رسالہ آئینہ زرنگار خاص خاص اس معاملہ کے واسطے جدا تحریر کرین گے جس مین حُسن ظاہر و باطن کی پوری تصویر نظر آئیگی آئینہ زرنگار دیکھنے کے قابل ہے۔ بلکہ ہر ایک نیکی کی طرف رجوع ہونے والی بی بی کو اسپر عملدرآمد کرنا زیبا ہے۔ فقط

(کتبہ محمد محسن عفی عنہ مقیم شہر میرٹھہ)

تقریظ مختصر از ہیچمدان ہیچ محمد محسن عفی عنہ خوشنویس میرٹھ کاتب الحروف نسخۂ ہذا

حضرت غافل رامپوری کی ردِ فریاد قابلِ داد بلکہ لائقِ صاد ہے جس کتاب مصنفۂ خاتونِ عفت مآب کا یہ جواب لکھا گیا ہے اگرچہ وہ ہماری نظر سے نہیں گذری لیکن لائق مصنف نے جن جن اعتراضات کی تردید کی ہے نہایت عاقلانہ مدلل اور کافی ثبوت کے ساتھ لکھی ہے۔ طرزِ بیان مین گو کہین کہین شوخی کی جھلک بھی ہے مگر تہذیب کو ہاتھ سے نہین دیا نہ جادۂ اعتدال سے قدم آگے بڑھایا۔ کمال متانت سے سلیس و عام فہم گفتگوئے روزمرہ مین بحُسن و خوبی اس کام کو انجام دیا ہے۔ جوابات ایسے دندان شکن دیئے گئے ہین کہ واقعی لاجواب کر دیا ہے اور خود معترضہ ہی کے اقوال سے اون کے اعتراضات کو خوبصورتی سے ایک دلکش پیرایہ مین رد کر دیا ہے۔ کیون نہو۔ (ع) این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

منشی منور شاہ خان صاحب کا پبلک کو بدل مشکور ہونا چاہیئے کہ اونہون نے مستورات کی ہٹ دھرمیون اور بیجا الزامات کا ازالہ کامل طور سے کر دیا۔ اُمید کہ ناظرین شائقین اس مختصر مگر پُر معنی رسالہ کی قدردانی فرما کر مصنف کی حوصلہ افزائی فرمائینگے اور اون کی سعی و جانفشانی کی داد دینگے۔ فقط (محمد محسن عفی عنہ بقلم خود)